50763 ـ كيا خاوند كى ناراضگى سے روزے كے اجر ميں كمى ہو جاتى ہے ؟

سوال

كيا خاوند كو ناراض كرنے سے ميرے روزے كے اجروثواب ميں كمى ہو جائے گى ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

خاوند اور بيوى كے تعلقات ميں حسن معاشرت اور خوش اسلوبى اور محبت و پيار ہونا ضرورى ہے.

الله سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور اس كى نشانيوں ميں سے يہ بھى ہے كہ اس نے تمہارے نفسوں سے ہى تمہارے جوڑے پيدا كيے اور تمہارے مابين پيار و محبت اور رحمت پيدا كر دى يقينا سوچ و بچار كرنے والى قوم كے ليے اس ميں نشانى ہے الروم (21)

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اور ان (بيويوں) كے ساتھ حسن معاشرت كا برتاؤ كرو النساء (19)

اور ايك مقام پر اس طرح فرمايا:

اور عورتوں كے بھى ويسے ہى حق ہيں جيسے ان مردوں كے ہيں اچھائى كے ساتھ البقرة (228).

اس بنا پر خاوند اور بيوى دونوں كو چاہيے كہ وہ ايك دوسرے كو راضى ركھنے كى حرص ركھيں، اور ايسے افعال نہ كريں جس سے كوئى ايك ناراض ہو يا اسے تكليف پہنچے.

امام احمد رحمہ الله تعالى سے بيان كيا جاتا ہے كہ انہوں نے كہا: ام صالح (ان كى بيوى) بيس برس ميرے ساتھ رہى ميں اور اس نے كسى ايك كلمہ ميں بھى اختلاف نہيں كيا!

الله سبحانہ و تعالى نے خاوند اور بيوى كے ليے ہر وہ چيز مشروع كى ہے جس سے ان كے مابين محبت و الفت پيدا ہو اور اسے مضبوط كرے، اور اس كے خلاف ہر چيز منع فرمائى ہے.

اور اگر خاوند اور بیوی آپس کے تعلقات اور معاملات میں اس شرعی قاعدہ کو جان لیں تو ان کی زندگی اس طرح صحیح اور مستقیم ہو جائے جس طرح اللہ تعالی چاہتا ہے، کہ وہ سکون اور محبت و مودت و مہربانی کے ساتھ زندگی بسر کریں.

خاوند اور بیوی دونوں شرعی طور پر ہر اس چیز کے مامور ہیں جو ان کے مابین محبت و مودت اور الفت پیدا کرے، اور اسے قوی بنائے، اور اس کے خلاف ہر چیز سے منع کیا گیا ہے.

حتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو کثرت نماز اور روزہ سے منع کیا ہے اگر ایسا کرنے سے اس کے اہل و عیال کے حق ضائع ہوتے ہوں.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

" کیا مجھے یہ نہیں بتایا گیا کہ تو رات کو قیام کرتا اور دن کو روزہ رکھتا ہے ؟

تو میں نے عرض کیا میں ایسا ہی کرتا ہوں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اگر تم ایسا کرتے ہو تو تم نے اپنی آنکھ کو کمزور کر دیا، اور اپنے نفس کو تھکا دیا، یقینا تیری جان کا تجھ پر حق ہے، اور تیرے اہل و عیال کا تجھ پر حق ہے، لہذا تم روزہ بھی رکھو نہ بھی رکھو، اور قیام بھی کیا کرو اور سویا بھی کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1153).

هجمت عينك: یعنی زیادہ جاگنے کی وجہ سے اسے اندر دھنسا دیا یا کمزور کر دیا.

نفهت: یعنی اسے تھکا دیا.

دوم:

روزہ دار کو اخلاق حسنہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، حتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اسے یہ حکم دیا ہے کہ اگر کوئی اس سے لڑائی کرے یا گالی دے تو وہ اس کا جواب اسی طرح نہ دے بلکہ صبر کرے اور اپنے آپ کو روکے اور جواب میں اسے کہے کہ میں روزہ سے ہوں.

بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" روزہ ڈھال ہے، لہذا (روزہ دار) نہ تو گالی گلوچ کرے اور نہ ہی جہالت کے کام، اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا اسے گالی نکالے تو وہ اسے دو بار یہ کہے: میں روزے سے ہوں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1894) صحیح مسلم حدیث نمبر (1151)

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

الرفث: گری اور فحش کلامی کو کہتے ہیں.... اور الجھل رفث کے قریب ہی ہے، یہ حکمت اور صحیح قول اور فعل کے خلاف ہے.

یہ علم میں رکھیں کہ گندی اور فحش کلام اور جہالت کی باتوں اور لڑائی جھگڑے اور آپس میں گالی گلوچ کرنے کی نہی روزے دار کے ساتھ ہی خاص نہیں، بلکہ ہر ایك مسلمان اصلا نہی میں اسی طرح ہے اور اسے منع کیا گیا ہے، لیکن روزے دار کو اس کی تاکید کی گئی ہے. واللہ اعلم انتہی، اختصار کے ساتھ.

اور امام حاکم رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے اوراس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کھانے پینے سے رکنے کا نام روزہ نہیں، بلکہ لغو اور گندی و فحش کلام سے رکنے کا نام روزہ ہے، اور اگر آپ کو کوئی شخص گالی دے، یا آپ کے ساتھ جاہلانہ کلام کرے تو آپ اسے کہیں: میں روزے سے ہوں، میں روزے سے ہوں " علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (5376) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

لغو باطل کلام کو کہتے ہیں، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ باطل وہ کلام ہے جس میں کوئی فائدہ نہ ہو.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو شخص بری باتیں اور ان پر عمل اور جاہلانہ عمل ترک نہیں کرتا اللہ تعالی کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ شخص کھانا اور پینا ترک کرے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6057).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اس سے استدلال کیا گیا ہے کہ ان افعال سے روزے کے اجروثواب میں کمی ہو جاتی ہے....

السبکی الکبیر کا کہنا ہے:

حدیث میں ان اشیاء کا ذکر ہمیں دو چیزوں کی طرف متنبہ کرتا ہے:

پہلی:

عام حالت کے علاوہ روزے کی حالت میں ان کی قباحت بہت زیادہ ہے.

دوسری:

روزہ ان اشیاء سے سلیم ہونا چاہیے، اور یہ کہ روزے کا ان اشیاء سے سلیم ہونا اس کی صفت کمال ہے.

اور قوت کلام اس کی متقاضی ہے کہ روزہ کی بنا پر یہ اور بھی زیادہ قبیح ہے، تو اس کا تقاضا ہے کہ روزہ اس سے مکمل طور پر سلامت رہے، ان کا کہنا ہے کہ: اگر روزہ اس سے سلیم نہیں رہتا تو اس میں نقص ہو گا. انتہی

ماخوذ از فتح الباری کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

سوم:

خاوند کا اس کی بیوی پر بہت عظیم حق ہے، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور مردوں کو ان عورتوں پر فضیلت حاصل ہے البقرۃ (228).

اور اگر تو خاوند کی ناراضگی کا سبب ہم بستری سے انکار ہو تو یہ اور بھی زیادہ عظیم اور شدید گناہ ہے؛ کیونکہ ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن خزیمہ میں عطاء بن دینار ہذلی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تین قسم کے لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی، اور نہ ہی وہ آسمان کی طرف چڑھتی ہے، اور نہ ہی ان کے سروں سے تجاوز کرتی ہے، ان میں سے ذکر کیا : اور وہ عورت جسے اس کا خاوند رات کو (ہم بستری کی) دعوت دے تو وہ انکار کر دے"

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب و الترھیب حدیث نمبر (485) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر آنے کی دعوت دے تو وہ انکار کر دے اور خاوند اس پر ناراض ہو کر رات بسر کرے تو صبح ہونے تك فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3237) صحیح مسلم حدیث نمبر (1436)

اور سوال نمبر (50063) کے جواب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ معصیت و نافرمانی روزے کے اجروثواب میں کمی کر دیتی ہے، اور اگر معاصی اور نافرمانیاں زیادہ ہو جائیں تو روزے کا اجروثواب بالکل ہی ختم ہو سکتا ہے.

اور اگر خاوند اور بیوی میں سے کوئی بھی دوسرے کے حقوق میں کمی اور کوتاہی کرتا ہے یا اسے ناراض کرتا ہے تو یہ اس کے روزے میں نقص کا سبب بنتا ہے.

یہ تو اس وقت ہے جب اس کی ناراضگی ناحق نہ ہو، کیونکہ بعض خاوند ناحق ہی ناراض ہو جاتے ہیں، اور بعض خاوند بیوی کی استقامت دین اور اصلاح دین کی بنا پر ناراض ہوتے ہیں، تو اس طرح اس کی ناراضگی باطل ہے.

اللہ تعالی سے سلامی و عافیت کے طلبگار ہیں.

واللہ اعلم .